بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۱۳۵۹/ن

کیا فرماتے علماء دین ومفتیان کرام مسئلہ ذیل کے بارے میں ہمارے علاقہ کے مدارس میں قربانی کا نظم ہوتا ہے اس کا طریقہ یوں اختیار کیا جاتا ہے کہ مدّ زکوۃ کو تملیک کرا کے اس سے جانور خریدے جاتے ہیں مثلاً کٹائی، کھلائی اور جو اس کے متعلق اخراجات وغیرہ ہیں ان کو جوڑ دیا جاتا ہے پھر اسے سات لوگوں پر تقسیم کر دیا جاتا ہے اور اس رقم کا اعلان کر دیا جاتا ہے جیسے ۲۵۰۰ر فی حصہ، اس طرح جو رقم حصہ داروں سے خالی ہوتی رہتی ہے اس سے اور جانور خریدے جاتے ہیں اور یہ سلسلہ یوں ہی چلتا رہتا ہے پھر ۱۳ر تاریخ کو مدرسہ کی لگی ہوئی رقم واپس آجاتی ہے اکثر رقم بڑھ جاتی ہے، کیا اس رقم کو اس وقت جو اساتذہ وطلبہ وملازمین جانوروں کی دیکھ بھال کرتے ہیں یا بقرعید کے موقع پر چرم حصولیابی پر محنت کرتے ہیں ان کو دینا جائز ہے یا نہیں؟

(۲) جانور خریدتے وقت کبھی کبھی جوڑے میں خریدا ہوتا ہے ایک مضبوط ہوتا ہے اور ایک کمزور ہوتا ہے، دونوں کی قیمت ایک ہوتی ہے حصہ لگانے میں کمزور جانور کی قیمت کم لگائی جاتی ہے اور مضبوط جانور کی قیمت زیادہ لگائی جاتی ہے پھر اسی اعتبار سے حصوں میں تقسیم کر دیا جاتا ہے کیا یہ کرنا درست ہے؟ اگر یہ درست نہیں ہے تو کیا اپنی ذاتی رقم یا پھر کسی اہل خیر سے قرض لے کر جانوروں کی خریداری کی جائے اور پھر مذکورہ بالا طریقہ پر مدارس میں قربانی کی جائے تو جائز ہے یا نہیں؟ بینوا توجروا

المستفتی: محمد سلیمان قاسمی

پتہ: بڑا گاؤں مقیم حال قصبہ لہرپور ضلع سیتاپور یوپی

۱۱۱۰/ن ۱۴۳۹ھ

بسم الله الرحمن الرحيم

الجواب وباللہ التوفیق:۔(۱،۲): صورت مسئولہ میں صحیح طریقہ یہ ہے کہ حصہ داروں سے پیشگی رقم وصول کی جائے اور جمع شدہ رقم سے جانور خریدے جائیں اور ضروری اخراجات کے بعد جو رقم بچ جائے، وہ تمام حصہ داروں کو ان کے حصے کے بہ قدر واپس کر دی جائے۔ اور یہ ساری محنت اور تگ ودو چوں کہ اہل مدرسہ ان کھالوں کے لیے کرتے ہیں جو قربانی کے بعد مدرسہ کو حاصل ہوتی ہیں؛ اس لیے اہل مدرسہ اگر کام کرنے والے اساتذہ وملازمین اور طلبہ کو کچھ محنتانہ دینا چاہیں تو مدرسہ کے عطیہ فنڈ سے دیں، حصہ داروں سے مزید کچھ وصول کرنے کی ضرورت نہیں۔

اور اگر اہل مدرسہ، حصہ داروں سے جانوروں کے سلسلہ میں کی جانے والی محنت کا الگ سے معاوضہ لینا چاہتے ہیں تو تمام حصہ داروں کو پیشگی اطلاع کریں کہ آپ لوگ فی حصہ پچاس یا سو روپے مزید جمع کریں؛ کیوں کہ قربانی کے سلسلہ میں کام کرنے والے اساتذہ وملازمین اور طلبہ کو الگ سے محنتانہ دیا جائے گا۔

اور سوال میں مذکور صورت بہ چند وجوہ صحیح نہیں، جن میں سے ایک وجہ یہ ہے کہ مدرسہ میں مد زکوۃ کی جمع شدہ رقم کی جس طریقہ پر تملیک کرائی جاتی ہے، وہ ارباب افتا کی نظر میں قابل اشکال ہے۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ جب مدرسہ کی رقم سے جانور خریدے جاتے ہیں تو جانور اولاً مدرسہ کی ملک ہوتے ہیں اور جب خریدے ہوئے جانوروں میں حصہ داروں کے حصے شامل کیے جاتے ہیں تو گویا ذمہ داران مدرسہ، حصہ داروں کے ہاتھ جانور فروخت کرتے ہیں؛ حالاں کہ دوسری طرف ذمہ داران مدرسہ، حصہ داروں کی طرف سے جانوروں کی خریداری میں وکیل ہوتے ہیں اور وکیل کا خود اپنا ہی مال، مؤکل کے ہاتھ فروخت کرنا درست نہیں ہوتا۔

البتہ اگر ذمہ داران مدرسہ، قربانی کے جانوروں کی خریداری میں اہل خیر سے بہ طور قرض لی ہوئی رقم لگائیں اور حصہ لینے والوں کو پیشگی طور پر آگاہ کر دیں کہ ہم جانور آپ لوگوں کے ہاتھ فروخت کریں گے، آپ کی طرف سے وکالۃً نہیں خریدیں گے اور آپ سے فروخت کرنے میں ہمارا کچھ نفع بھی شامل ہوگا۔ اس کے بعد حصہ دار اپنی مرضی سے کوئی جانور منتخب کر کے خریدیں اور اس پر قبضہ کر لیں، اور قبضہ کے بعد اگر وہ قربانی کے لیے مدرسہ والوں کے حوالہ کریں تو اہل مدرسہ ان کی ←

جانب سے بہ طور وکالت قربانی کریں اور اہل مدرسہ قربانی میں مزید ہونے والا خرچہ ان سے وصول کریں تو یہ صورت شرعاً درست ہوسکتی ہے اور اس صورت میں خرید وفروخت میں جو نفع ہوگا، وہ مدرسہ کا ہوگا؛ کیوں کہ اہل خیر حضرات نے مدرسہ کے نام پر قرضہ دیا ہے۔ اور اگر خدانخواستہ کچھ نقصان ہوا، مثلاً: حصہ داروں کی خریداری یا قبضہ سے پہلے جانور مر گیا یا سخت بیمار ہوگیا تو یہ نقصان بھی مدرسہ کے ذمہ ہوگا، پس یہ خطرہ کا معاملہ ہے؛ اس لیے اس سے بچنا چاہیے، نیز اس صورت میں اگر اہل مدرسہ حصہ داروں کے قبضہ سے پہلے ہی ان کے خریدے ہوئے جانور کی قربانی کرتے ہیں تو یہ بیع فاسد کی قربانی ہوگی جو کراہت سے خالی نہیں۔

(۲): اگر جانور حصہ داروں کی طرف سے خریدے جاتے ہیں تو دو متفاوت جانور ایک ساتھ نہ خریدے جائیں، یعنی: دونوں کا الگ الگ ریٹ لگایا جائے؛ تاکہ تندرست جانور کے حصہ داروں سے کچھ زیادہ پیسہ لیا جائے اور کمزور جانور کے حصہ داروں سے کچھ کم پیسہ لیا جائے۔

(۳): اس کا جواب اوپر نمبر ایک کے ذیل آ گیا۔ فقط واللہ تعالیٰ أعلم۔

نعمان سیتاپوری غفرلہ

۱۴۳۹/۱۲/۴ھ = ۲۰۱۸/۸/۱۷ء، پنجشنبہ

الجواب صحیح
حبیب الرحمن عفا اللہ عنہ
محمود حسن غفرلہ
بلند شہری
۱۴۳۹/۱۲/۴ھ

الجواب صحیح
[illegible]
۱۴۳۹/۱۲/۴